شیخ عبدالمجید احرار امرتسری

بقاء احرار کی علامت

ابن امیر شریعت حافظ جی رحمتہ اللہ علیہ کو مجلس احرار اسلام کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ وہ عالم با عمل اور اسلاف کی سچی تصویر تھے چہرہ مہرہ میں حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کے مشابہ اور بلا کے مقرر تھے۔ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مناقب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ان کے خاص موضوع تھے۔ دفاع صحابہ پر گھنٹوں بولتے اور دلائل کا انبار لگا دیتے۔

انہوں نے پاکستان میں پہلی مرتبہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یوم منایا اور پھر زندگی بھر اسکو حرز جاں بنائے رکھا۔ ان کی دلیل یہ تھی کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جماعت صحابہ میں مظلوم ترین شخصیت ہیں۔ اس لیے ان کا دفاع ہم پر واجب ہے۔

حضرت جانشین امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کافی عرصہ سے بیمار تھے جب کبھی حاضر ہوتا تو ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتے۔ گوجرانوالا کے احرار کارکنوں کی خیریت دریافت کرتے اور سلام کہتے

اتفاقاً میں ۱۵/اکتوبر ۱۹۹۵ء کی شام ملتان گیا۔ رات دار بنی ہاشم مہربان کالونی میں سید عطاء المحسن بخاری صاحب کے ہاں بسر کی۔ صبح عزیزم سید محمد کفیل بخاری کی معیت میں حافظ جی رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کیلئے آستانہ بخاری پر حاضری دی۔ اجازت ملنے پر اندر گئے۔ حافظ جی رحمتہ اللہ علیہ برآمدہ میں چارپائی پر سیدھے لیٹے ہوئے تھے۔ مجھے تو دیکھتے ہی جھٹکا سا لگا۔ اللہ اللہ، صحت مند و توانا وجود سوکھ کر کانٹا ہو چکا تھا۔ زبان ساتھ نہ دے رہی تھی۔ لیکن چہرہ روشن اور نور ایمان سے منور جس پر مایوسی بالکل نہ تھی میں نے سلام عرض کیا، آنکھ کے اشارہ سے جواب دیا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں بیٹھ تو گیا لیکن گم سم کیا بات کرتا اور کیسے کرتا؟ حافظ جی نے کچھ اور اشارے کیئے جکا مطلب میں نہ سمجھ سکا۔ سید محمد کفیل بخاری نے بتایا کہ فرما رہے ہیں گوجرانوالا کے احرار کارکنوں کو میرا سلام کہ دیں اور دعا کیلئے کہیں میں نے محسوس کیا کہ حافظ جی مسلسل اللہ اللہ کا ذکر سانس کے ذریعہ کر رہے ہیں، سبحان اللہ۔ یہ صرف توفیقِ الہیٰ ہے۔

یہ مختصر سی ملاقات حافظ جی سے آخری ثابت ہوئی۔ یعنی اگلے پیر منگل کی درمیانی شب حافظ جی رحمتہ اللہ علیہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۹۶۲ء میں جب حافظ جی رحمتہ اللہ علیہ مجلس احرار کی تنظیم نو کیلئے ملک گیر دورہ پر نکلے تو میری پہلی ملاقات ان سے "عالم کافی ہاؤس" فیصل آباد میں ہوئی۔ یوں تو حافظ جی رحمتہ اللہ علیہ پہلے بھی لائل پور (اب فیصل آباد) آتے جاتے رہتے تھے لیکن نجی طور پر اور زیادہ تر کپڑے کے مشہور تاجر حاجی گلزار احمد (آگرہ والے، پروپرائیٹر انصاف ٹریڈنگ کمپنی) کے پاس ٹھہرتے اور واپس چلے جاتے۔ حاجی گلزار احمد مرحوم حافظ جی کے ہم مکتب بھی تھے اور آگرہ (انڈیا) میں مجلس احرار اسلام کے سالار بھی رہ چکے تھے۔ میں عالم کافی ہاؤس سے چائے پی کر باہر نکلا تو فٹ پاتھ پر میری ملاقات حافظ جی رحمتہ اللہ علیہ سے ہو گئی۔ علیک سلیک کے بعد میں بھی اُن کے ساتھ ہی دوبارہ عالم کافی ہاؤس میں آ گیا۔

چائے وغیرہ کا پوچھا تو انہوں نے بڑی بے اعتنائی سے انکار کر دیا اور میاں محمد عالم سے ملنے پر اصرار کیا۔ میرا چونکہ حافظ جی سے رسمی تعارف نہ تھا لہذا میں نے بات کو سمجھتے ہوئے اپنا تعارف خود ہی کرایا تو مسکرا دیئے اور اٹھ کر معانقہ کیا۔ پھر بڑی بے تکلفی سے فرمایا اب جو دل چاہے پلا دو۔ میاں عالم سے مل کر بھی میں نے تم سے ضرور ملنا تھا۔

تھوڑی دیر بعد میاں عالم صاحب بھی آ گئے اور بھی بہت سے احرار کارکنوں کو بلا لیا گیا۔ رات کو بھرپور میٹنگ ہوئی۔ احرار کی تنظیم نو کیلئے حافظ جی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ولولۂ تازہ دیا۔ کارکن نئی امنگوں کے ساتھ تنظیم نو کی تگ و دو میں منہمک ہو گئے۔ انہوں نے ملک کا طوفانی دورہ کیا۔ جگہ جگہ جماعتیں قائم ہو گئیں۔ سرخ پھریرا فضاؤں میں پھر لہرانے لگا۔

۱۹۷۰ء میں حافظ جی رحمۃ اللہ علیہ نے "الاحرار" جاری کیا وہ تقریر اور تحریر کے میدانوں کے جری شہسوار تھے جب تک صحت رہی لکھنے لکھانے میں مصروف رہے۔ کئی ایک کتابیں زیور طباعت سے مزین ہوئیں۔

ملتان میں ایک مرتبہ تانگہ پر سوار کہیں جا رہے تھے کہ تانگہ کا پہیہ ایک گڑھے میں جا گرا۔ حافظ جی رحمۃ اللہ علیہ نیچے گر گئے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پھر گھر کے ہی ہو کے رہ گئے۔ کئی بیماریوں نے آ لیا۔ بلڈ پریشر، شوگر، فالج اور بڑھاپا، ایسا بستر پکڑا کہ پھر نہ اٹھ سکے۔ حافظ جی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ان اشعار میں، جماعت کے کارکنوں اور تمام مسلمانوں کو یہ پیغام دے گئے!

جو قصدِ منزل حق ہے تو پھر کتاب مُبیں کو
ہجوم تیرہ شبی میں چراغ راہ بناؤ
یہی ہے درسِ اخوت، یہی پیام بقا ہے
کہ آدمی کے ستم سے تم آدمی کو چھڑاؤ

حافظ جی رحمہ اللہ مجلس احرار اسلام کے باہر کچھ سوچنا جانتے ہی نہیں تھے مصلحت انکے نزدیک عذر لنگ تھا۔ اصولوں پر سمجھوتہ ناممکن بلکہ گناہ کبیرہ جانتے۔ خانپور کے ایک جلسۂ عام میں مجلس احرار اسلام کا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں!

مجلس احرار اسلام کا مقصد مجاور پیدا کرنا نہیں مجاہد تیار کرنا ہے۔ یہ ہمارا کردار ہے اور ہمارے اس کردار پر تریسٹھ برس کی تاریخ شاہد عدل ہے۔ ہم نے طوفانوں کا رخ موڑا اور حوادث کا منہ توڑا ہے۔ ہم نے سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی وراثت سنبھالی ہے۔ ہم نے دشمن کے خرمن کو آگ لگائی ہے، ہم سیل بے پناہ بن کر نکلے اور فرنگی سامراج کے اقتدار کو بہا کر لے گئے۔ احرار کے مجاہد شریعت مطہرہ کی خاطر پھانسیوں پر جھول گئے۔ گولیوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے، سنت یوسفی ادا